کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے نہ صرف ناپاکی میں
ملوث ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں بلکہ بعض
اوقات یہ طریقہ بے شرمی کا بھی مظاہرہ بن جاتا ہے
کھڑے ہو کر
پیشاب نہ کرو
پیر طریقت، رہبر شریعت
مصنف مفتی محمد فیض احمد اُویسی
با اہتمام حضرت علامہ مولانا سید حمزہ علی قادری
عطاری پبلشرز
www.FaizAhmedOwaisi.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو

مصنف

مفسرِ اعظم پاکستان، فیضِ ملت، آفتابِ اہلِ سنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحاج الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہٗ

با اہتمام

حضرت علامہ مولانا سید حمزہ علی قادری

سعادتِ نشر

عطاری پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

مقدمہ

اَمَّا بعد ! انسان بعض اوقات معمولی سی غلطی سے سنگین نقصان اُٹھاتا ہے مُتنبّہ کرنے پر بھی وہ اپنی غلطی کو غلط نہیں مانتا بلکہ حق کہنے والے کو نہ صرف غلط کہتا ہے بلکہ اِسے کوستا ہے اور اِس پر سخت ناراض ہوتا ہے۔

یہی حال کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والے مسلمانوں کا ہے کہ وہ مسلمانی کے دعوٰی کے باوجود انگریز کی تقلید میں اس فعل کو تہذیب گردانتا ہے اور اِس کی معمولی سی مجبوری بھی ہے کہ پینٹ اِسے بیٹھنے نہیں دیتی اگر بیٹھتا ہے تو پینٹ پھٹتی ہے یا خود دُکھی ہوتا ہے۔

ادھر تہذیب نو کا عشق بھی ہے حالانکہ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے نبی پاک ﷺ کے حکم کے خلاف کرے جبکہ آپ ﷺ نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے قطرات جسم پر پڑنے کے سبب قبر کے عذاب کا باعث بن سکتے ہیں۔ اِسی لئے فقیر نے اِس رسالہ میں وہ اَحادیثِ مبارکہ جمع کردی ہیں جن میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اُس حدیث شریف کے متعدد وجوہ بھی عرض کردیئے ہیں جن میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ذکر ہے تاکہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والا کسی ٹیڈی مجتہد کے غلط اِجتہاد سے غلط راہ نہ چل جائے۔

اِس رسالہ کی اِشاعت الحاج محمد اسلم قادری عطاری کے سپرد کردی ہے مولیٰ عزوجل اِسے ناشرین اور فقیر کے لئے توشۂ راہ آخرت اور مستدین کے لئے مشعل راہِ ہدایت بنائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور پاکستان ۲۰ شعبان ۱۴۲۲ھ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علیٰ من الصطفٰی سیما محمد ن لمصطفےٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ التقٰی والنقٰی o

ہمارے دور میں بعض مسلمان کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے عادی ہیں حالانکہ مسلمان کو زیبا نہیں کہ وہ شریعت مطہرہ کے خلاف کرے، یہ طریقہ نصاریٰ کا ہے۔ اِس میں غیروں کے طریقہ پر عمل کرنے سے:

''من تشبہ بقوم فھو منھم''

(جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے)

کی وعید لازم آتی ہے اس کے علاوہ چند اور زبردست خرابیوں کا اِرتکاب ہوتا ہے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں چار خرابیاں ہیں۔

1 ...... بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا، جسم ولباس بلا ضرورتِ شرعیہ ناپاک کرنا، اور یہ حرام ہے۔ بحرالرائق میں بدائع سے ہے:

اما تبخیس الطاھر فحرام اھ

یعنی پاک شے کو ناپاک کرنا حرام ہے۔

اِسی طرح مُتعدد کتبِ فقہ میں دَرج ہے۔

فائدہ: مسلمان کی شان یہ ہے کہ ناپاک کو پاک کر دکھلائے نہ یہ کہ پاک شے کو ناپاک کرے علاوہ ازیں اِس میں حرام پر عمل کرنا لازم آتا ہے مسلمان بھائی سوچ لے کہ حرام فعل کے اِرتکاب پر کتنی سزا ہے۔

2...... اِن چھینٹوں کے باعث عذابِ قبر کا اِستحقاق اپنے سر پر لینا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

تنزھو امن البول فاعامۃ عذاب القبر منہ.

''پیشاب سے بہت بچو، کہ اکثر عذابِ قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' (سُنن دارقطنی ج۱،ص۱۸۴، حدیث۴۰۳)

رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں پر عذابِ قبر ہوتے دیکھا فرمایا:

کان احد ھما لایستتر من بولہ وکان الا خر یمشی بالنمیمۃ.

''اِن میں ایک تو اپنے پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا۔'' (بخاری شریف وغیرہ)

فائدہ: مسلمان سوچ لے کہ ایک غلط عمل سے قبر کا عذاب ملتا ہے۔

3...... راہ گزر پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعثِ بے پردگی ہوگا، بیٹھنے میں رانوں زانوؤں کی آڑ ہو جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے، حدیث میں ہے۔

لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ.

"جو دیکھے اُس پر بھی لعنت اور جو دِکھائے اُس پر بھی لعنت ہے۔"

فائدہ : مسلمان غور فرمائے کہ خدا کی لعنت و پھٹکار ایک معمولی غلطی سے کیوں ہے۔

4...... یہ نصاریٰ سے تشبہ اور اُن کی سُنت مذمومہ میں اِن کا اِتّباع ہے۔ آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اُس کی یہی علّت اور یہ موجبِ عذاب و عقوبت ہے اللہ ﷻ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ

"اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو" (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ایت ۲۱)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"من تشبہ بقوم فھو منھم"

"جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ اُنہی میں سے ہے"

اِس حرکت سے نہی اور اِس کے بے ادبی و جفا و خلاف سنتِ مصطفٰے ﷺ ہونے میں اَحادیث صحیحہ معتمدہ وارِد ہیں۔

اتباع رسول ﷺ:

مسلمان کو اپنے نبی ﷺ کا اتباع ضروری ہے نہ کہ نصاریٰ کا۔ رسول اللہ ﷺ کا عمل اَحادیثِ صحیحہ سے ملاحظہ ہو۔

۱)...... اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

"من حدثکم ان النبی ﷺ کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا ۱"

"جو تم سے کہے کہ حضور اقدس اطہر ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے اُسے سچّا نہ جاننا۔ حضور پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث عائشة (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) احسن شیء فی هذاالباب واصح .

جتنی حدیثیں اِس مسئلہ میں آئیں اُن سب سے یہ حدیث بہتر وصحیح تر ہے۔یہی حدیث صحیح ابوعوانہ ومستدرک حاکم میں اِن لفظوں سے ہے:

مابال قائما منذانزل علیه القران.

''جب سے حضوراقدس ﷺ پر قرآن مجیداُترا کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ فرمایا۔''

سوال: اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے برعکس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور سرورِعالم ﷺ نے کھڑے ہوکر بول مبارک فرمایا۔

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں دَوامی عمل کا ثبوت ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دوامی عمل نہیں بلکہ وہ ایک ضرورت کے پیشِ نظر ہے اور شرعی قواعد کی رُو سے ضرورت کا عمل ضرورت تک محدود ہوتا ہے اور قابلِ عمل اور سنت وہی عمل ہے جو دائمی ہو۔

نُکتہ:

اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں گھر میں دائمی عمل کا ثبوت ہے اور یہ ایسا عمل ہے کہ اِس میں بہت زیادہ اِحتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی جتنا گھر سے باہر ضرورت ہوتی ہے تو جو عمل حضور نبی پاک ﷺ گھر میں اِحتیاط سے کر رہے ہیں اُس کی گھر سے باہر کتنی اِحتیاط ہوگی۔ (فافہم)

۲)......بزاز اپنی مسند میں بسند صحیح بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

" ثلاث من الجفاء ان یبول الرجل قائما اویمسح جبهته قبل ان یفرغ من صلاته اوینفخ فی سجوده "

''تین باتیں جفاو بے اَدَبی سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے۔یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔''

تیسیر میں ہے **رجاله رجال الصحیح** اِس حدیث کے سب راوی ثقہ معتمد صحیح کے راوی ہیں، عمدة القاری میں ہے:

''**رواه البزاز بسند صحیح**'' اِسے بزاز نے بسند صحیح روایت کیا۔

فائدہ: جس کام کو خود رسول اللہ ﷺ جفا اور بے اَدَبی بتا رہے ہیں پھر اس سے بڑھ کر بدقسمت ہے کون کہ وہ کھڑے ہوکر پیشاب کرکے ظالموں اور گستاخوں میں شامل ہوجائے کوئی مسلمان تو اس کی جرأت نہیں کرسکتا غیر مسلم کریں تو وہ پہلے بھی ظالم اور گستاخ و بے ادب ہیں۔

۳)......ترمذی و ابنِ ماجہ و بیہقی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں:

"قال رأنی النبی ﷺ فانا ابول قائما فقال یاعمر لاتبل قائما فمابلت قائما بعد"

رسول ﷺ نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا، فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ اُس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

۴)......ابنِ ماجہ و بیہقی جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں:

"نھی رسول اللّٰہ ﷺ ان یبول الرجل قائما"

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

سوال: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اتی النبی ﷺ سباطۃ قوم فبال قائما" نبی ﷺ ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا رواہ الشیخان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما، جب حضور اکرم ﷺ سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے تو جواز میں کون سا شک ہے؟

جواب: اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے یہ منسوخ ہے۔ یہ امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابنِ شاہین نے کتابُ السُّنّہ میں اختیار کیا۔

فائدہ: منسوخہ آیات و احادیث پر عمل کرنا ممنوع ہے۔ اِسی لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا احکامِ منسوخہ پر عمل کرنے میں شمار ہوگا۔

سوال: فتح الباری اور عینی میں ہے کہ حدیثِ حذیفہ رضی اللہ عنہ منسوخ نہیں؟

جواب نمبر 1: اِن دونوں روایتوں کے تقدم و تاخر میں تو کسی کو شک نہیں ہوسکتا بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کا مشاہدہ تا وصال دائمی مشاہدہ ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ صرف کسی ایک وقت کا ہے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کا مشاہدہ دائمی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مشاہدہ سے مقدم بھی اور متاخر بھی اور یہ قاعدہ ہے کہ شریعت میں حضور سرورِ عالم ﷺ کے وہ افعال مبارکہ قابلِ عمل ہیں جو آپ ﷺ نے آخر میں کئے ہوں اور اِسی کا نام نسخ ہے۔

جواب نمبر 2: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نسخ کے لئے وہ روایت زیادہ موزوں ہے جس میں حضور ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفا فرمایا اور حضور ﷺ سے جفا کا تصور ظلم عظیم ہے اسی لئے آپ ﷺ کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا تسلیم، لیکن وہ حکم منسوخ ہوگیا۔

پیشاب کھڑے ہوکر کرنے کی وجوہ

۱)......اس وقت زانوئے مبارک میں زخم تھا بیٹھ نہ سکتے تھے یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا حاکم و دار قطنی و بیہقی اُن سے روایت کرتے ہیں:

"ان النبی ﷺ بال قائمامن جرح کان بما بضه"

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا بوجہ زخم کے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ذہبی نے اِسے منکر فرمایا۔

۲)......وہاں نجاسات کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام عبدالعظیم زکی الدّین منذری نے اس کی ترجیح کی:

"قال العینی قال المنذری لعله کانت فی السباطة نجاسات رطبة وهی رخوة فخشیے ان یتطایر علیه قال!" لعینی قیل فیه نظر لان القائم احدر بهذه الخشیة من القاعد وقال الطحطاوی لکون ذلک سهلا فلا یخدر فیه البول فلا یرتد علی البائل۔

☆☆ امام عینی نے فرمایا کہ منذری فرماتے ہیں کہ شاید گھورے پر نجاستیں تھیں اور وہ جگہ نرم ہوتی ہے اس سے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں پیشاب کے قطرات نہ اڑیں، امام عینی نے فرمایا اس وجہ پر نظر ہے اس لئے کہ بصورتِ قیام اس میں اور زیادہ خطرہ بہ نیت بیٹھنے کے، امام طحطاوی نے فرمایا کہ حالت قیام میں یہ صورت زیادہ آسان ہے، اِس سے پیشاب کے قطرات نہیں اُڑیں گے اور نہ ہی پیشاب کرنے والے پر قطرات لوٹیں گے۔

فائدہ: ہاں یہی صحیح ہے کہ جہاں تر نجاسات جمع ہوں، وہاں بیٹھنے کی جگہ بھی نہ ہو، تو وہاں کھڑے ہوکر ہی پیشاب کرنا زیادہ آسان ہے اِسی کو محدثین نے مستحسن فرمایا چنانچہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

"قال السید جمال الدین قیل فعل ذلک لانه لم یجد مکانا للقعود لامتلاء الموضع بالنجاسة"

سید جمال الدین نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے یہ عمل مجبوراً کیا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ مقام نجاسات سے بھرا پڑا تھا۔

۳)......اُس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اُسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا:

"قال العینی قال بعضهم لانه ﷺ لم یجد مکانا للقعود لکون الطرف الذی یلیه من السباطة علیا مرتفعا وقال القاری فی المرقاة قال الابهری قیل کان مایقابله من السباطة عالیا ومن خلفه منحدرا مستقلا لو جلس مستقبل السباطة سقطالی خلفه ولو جلس ستد برالها بداعورته للناس قیل فعل ذلک لانه ان استد برالسباطة تبدوالعورة وان استقبلها خیف ان یقع علی ظهره مع احتمال ارتد اد اصول الیه"

امام عینی نے فرمایا کہ بعض نے کہا ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ایک مجبوری یہ تھی کہ بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ جگہ جو آپ ﷺ کے پیشاب کرتے وقت سامنے تھی اونچی تھی اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مقام جو آپ ﷺ کے آگے تھا اُونچا تھا اور وہ جو پیچھے تھا ڈھلان اور نیچے کو گہرا تھا اگر گھورے کے سامنے بیٹھتے تو آپ ﷺ کے لئے پیچھے کی طرف گرنے کا خطرہ تھا اگر آپ ﷺ اِسے پیٹھ دے کر بیٹھتے تو جسم کے ننگے ہونے کا اندیشہ تھا پھر فرمایا کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر اس لئے پیشاب فرمایا کہ اگر آپ گھورے کو منہ کرتے تو سترِ عورت نہ ہوتا اگر پیٹھ کرتے تو نیچے گرنے کا اندیشہ اور یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں پیشاب واپس نہ لوٹے۔اور فتح الباری میں ہے کہ:

" انه ﷺ لم یجد مکانا یصلح للقعود فقام لکون الطرف الذی یلیه من السباطة کان غالیا فامن ان یرتدالیه شیئ من بوله اه فجعل ماقام علیه عالیا وما یقابله منحد راو جعله سبب الامن من ارتداد البول فانقلب الامر علی من نقل عنه الابهری فجعل ماقام علیه منحد راومایقابله عالیا وجعله سبب خوف السقوط فی العقود مع انه کذلک فی القیام الانادرا"

حضور ﷺ کو اُس وقت کوئی جگہ نہ ملی جہاں بیٹھ کر پیشاب فرماتے اِسی لئے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کہ گھورے کا اگلا حصہ اونچا تھا اِس لئے پیشاب کے واپس لوٹنے کا کوئی خطرہ نہ تھا، اِسی لئے کھڑے ہونے کی جگہ اختیار فرمائی کہ پیشاب نیچے گرے اور کھڑے ہونے کی جگہ اُونچی اختیار فرمائی تاکہ پیشاب واپس نہ لوٹے، یہ اِس کے برعکس ہے جو ابہری نے نقل کیا۔بہرحال اُس وقت حضور ﷺ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بوجہ مجبوری تھا۔

۴)......اُس وقت پشت مبارک میں درد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اِس سے اِستشفا ہے۔یہ جواب امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے چالیس (۴۰) طبیبوں کا اتفاق ہے کہ حمام میں ایسا کرنا ستر (۷۰) مرض کی دوا ہے۔

(ذکرہ القاری عن زین العرب عن حجۃ الاسلام)

فائدہ : علامہ عینی نے فرمایا کہ:

"قال الشافعی لما سأله حفص الفرد عن الفائدة فی بوله قائما العرب تستشفی لوجع الصلب بالبول قائما فتری انه کان به اذذاک اه وفی فتح الباری روی عن الشافعی واحمد فذکر نحوه قال العینی قلت یوضح ذلک حدیث ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه المذکور انفا."

امام شافعی رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حفص الفرد سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا فائدہ سوال ہوا تو فرمایا کہ عرب پیٹھ کے درد کا علاج یونہی کرتے ہیں، آپ ﷺ کو اُس وقت یہی مرض لاحق تھا اِسی لئے آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا اور فتح الباری میں ہے کہ امام شافعی واحمد رحمہما اللہ نے ایسے فرمایا ہے اور امام عینی نے فرمایا کہ اِس کی وضاحت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے اور وہ اُوپر مذکور ہوئی ہے۔

۵)......مازری نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب اِس لئے فرمایا کہ کھڑے ہونے میں دُبُر سے حدث کے خروج سے امن ہوجاتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اصول قائما ً احصن للدبرۃ"

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے دبر (کی نجاست کے خروج) سے مضبوطی ملتی ہے۔ بخلاف بیٹھ کر پیشاب کرنے کے کہ اِس میں خدشہ ہے کہ دُبُر سے خروج حدث ہو۔

امام قسطلانی رحمۃاللہ علیہ نے مذکورہ بالا عِلّت کے ساتھ اِضافہ کیا کہ حضور سرورعالم ﷺ نے ایسے اِسی لئے کیا کہ اُس وقت پیشاب کرنے میں بہت سے گھر کے قریب تھے۔

ناگوار جواب: امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اِس سے قبل جواب (۴) سے بھی ناگواری کا اظہار فرمایا کہ بات تو چل رہی ہے کہ کھڑے ہوکر بحالتِ اضطرار ہوتا ہے اور اس میں انسان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا اور استشفاء (علاج کرنا) قصداً اور غیر مضطرانہ طور ہوتا ہے پھر یہ جواب اِس کے لئے کام دے سکتا ہے؟ اور اس جواب (۵) سے تو بہت زیادہ ناگواری محسوس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایسے خدشات کا تصور شانِ رسالت ﷺ کے خلاف ہے کہ ایسا اَمر جو کہ عام آدمی کے لئے بھی خفت کا موجب ہو وہ شہ کونین ﷺ کی شانِ اقدس میں تصور نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر طرح کی معمولی سے معمولی خفت سے بھی معصوم بنایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۵۰)

۶)......امام عینی نے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے یہ توجیہ بتائی کہ حضور سرورعالم ﷺ اُمورِ مسلمین میں کافی دیر تک مصروف رہے اُدھر آپ کو پیشاب کا تقاضا ہوا آپ حسبِ عادت دور نہیں جاسکتے تھے اور یہ گھورا قریب ہی تھا اور پیشاب

کے لئے موزوں تھا لیکن یہاں کھڑے ہو کر پیشاب مبارک کے سوا چارہ نہ تھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لئے کپڑا وغیرہ تان لیا تاکہ لوگوں سے آپ پوشیدہ کھڑے ہو کر پیشاب مبارک سے فارغ ہوں۔

اما م احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ناگواری:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس جواب میں بھی ناگواری ظاہر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پیشاب کے تقاضا سے مجبور ہو کر دور جانے کے بجائے قریبی گھورے پر کھڑے ہو کر پیشاب مبارک فرمالیا۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اِس میں حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے مجبوری کو علّت نہ بنایا جائے بلکہ صرف اتنا کہا جائے کہ آپ ﷺ نے عادت کے خلاف دور جانے کے بجائے قریبی گھورے پر پیشاب مبارک فرمالیا۔ (تاکہ پھر بدستور امور مسلمین میں مشغول ہوں۔ اُویسی غفرلہ)

ابوالقاسم بلخی اپنی کتاب: "قبول الاخبار معرفۃ الرجال"

میں فرماتے ہیں حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ فاحش منکر ہے یہ زنادقہ کی کاروائی ہے کہ ایسی حدیث گھڑ کر مسلمانوں میں پھیلادی۔

امام عینی قدس سرہٗ کی حق پسندی:

امام عینی نے فرمایا کہ ایسا کہنا سوءِ ادب ہے ہم تو اسے سنناً گوارہ نہیں کرتے کیونکہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ نہایت ہی صحیح ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

فیصلہ:

صحیح یہ ہے کہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ صحیح ہے اور حضور سرورِ عالم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب مبارک فرمایا تو محض جواز کے لئے تاکہ اُمت کو سہولت ہو کہ اگر کسی وقت سخت مجبوری میں پھنس جائیں اور کھڑے بغیر پیشاب کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ بیانِ جواز کے لئے آپ ﷺ ایسا عمل عادت کے خلاف فرمالیتے تھے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی جامع تقریر دلپذیر:

آپ قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ میں اِسی مسئلہ پر مفصل و مدلل ارشادات لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روزِ نزولِ قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریمہ ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو جفاء و بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اِس سے نہی و ممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو اور انہیں احادیث کو اُن پر ترجیح بوجوہ ہو (۱) وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ محل صد گونہ احتمال ہے (۲) فعل و قول میں جب تعارض ہو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوص وغیرہ رکھتا ہے (۳) مبیح و حاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

جدت پسند ٹیڈی مجتہدین کا رَد:

نفس حدیثِ حذیفہ رضی اللہ عنہ اِن مقلدانِ نصرانیت پر رَد ہے وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا۔ سامنے دیوار تھی اور گھورا فنائے دار میں تھا نہ کہ گزرگاہ پس پشت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کھڑا کرلیا تھا اِس طرف کا بھی پردہ فرمایا اِس حالت میں پُشت اقدس پر بھی نظر پڑنا پسند نہ آیا اِن احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں۔ سبحان اللہ! کہاں وہ ﷺ اور کہاں اِن بے اَدَبوں کے نامہذب اَفعال اور اُن پر معاذ اللہ حدیث سے اِستدلال۔

ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم

؎ کارِ پاکاں راقیاس از خود مگیر

اوگماں بردہ کہ من کردم چواو ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ شریف صفحہ ۱۵۱ جلد ۲)

ترجمہ اشعار فارسی : (۱) پاک لوگوں کا اپنے اُوپر قیاس نہ کر (۲) اِس نے گمان کیا کہ میں نے اُس کی طرح کیا، لیکن یہ جھگڑالو فرق کیسے دیکھ سکتا ہے۔ کہ اِس کے اور اُسکے درمیان کتنا فرق ہے۔

خلاصۃ المرام

یہ تمام بحث اِن ٹیڈی مجتہدین کے رد میں کام آئے گی انشاء اللہ جب کہ وہ بدظن خویش خود کو محقق الاسلام سمجھتے ہیں اور اِس کے برعکس ائمہ مجتہدین وعلمائے محققین کی تحقیق کو غلط قرار دیتے ہیں اِنہیں اپنے ٹیڈی اجتہاد سے آیت قرآنی اور حدیث مبارک سے سہارا مل جائے بس اتنا کافی ہے، اِس مسئلہ میں بھی ان بیباک مجتہدین نے محض جدت پسندی کے مرض اور نئی تہذیب کے دلدادگان کو خوش کرنے کے لئے اسی حدیثِ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فتویٰ دے رکھا ہے کہ (بلا وجہ اور کوئی عذر شرعی ہو یا نہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے) ایسے ٹیڈی مجتہدین کے لئے مذکورہ بالا تحقیق کافی ہے۔ ہاں اگر انہیں جدت پسندی کے علاوہ ضد کی بیماری بھی ہے تو وہ لاعلاج ہیں کیونکہ یہ عربی شعر ان جیسوں کے لئے مشہور ہے

؎ وداء الضدلیس له دواء

ان کان المسیح له طبیبا

ترجمہ : ضد کی بیماری لاعلاج ہے اگر اِس کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام معالج ہوں۔

نئی تہذیب کے دلدادگان سے گذارش:

نئی تہذیب کے دلدادگان سے گذارش ہے کہ اگر مسلمان ہیں تو رسول اکرم ﷺ کی تہذیب وتمدن اپنایئے آپ کے

لئے دنیا و آخرت میں بھلائی و نجات ہے اور سابقہ اوراق میں تفصیل گزری کہ حضور سرور عالم ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب مبارک فرماتے۔ ایک دفعہ اگر کھڑے ہو کر پیشاب مبارک کیا تو اس کے مفصل جوابات گذرے ہیں۔ اے جدت پسند مسلمانو! آپ کو یقین ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اسلام دشمن انگریزوں کی تہذیب ہے اور انگریزی تہذیب خود غیر مہذب ہے مثلاً کھڑے کھڑے پیشاب کرنا حیوانوں کا کام ہے ایسے افراد میں سے اگر کوئی اس حرکت کو ''فیشن'' بتائے۔ اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کو ''آوٹ آف فیشن'' بتائے۔ تو گزارش کرونگا کہ پھر تو گدھا بھی ''فیشن ایبل'' ہی ٹھہرا۔ جو کھڑے کھڑے ہی موتتا ہے، گھوڑا اور اُونٹ بھی ''اپ ٹو ڈیٹ'' ہی ثابت ہوئے۔ جو پیشاب کرنے کے لئے بیٹھتے نہیں۔ حضور سرور عالم ﷺ کی سنتِ مطہرہ کے خلاف ہر بات حیوانیت ہی ہے اگرچہ اس کا نام کوئی ترقی رکھ لے۔

حکایت:

کہتے ہیں ایک ایسے ہی ترقی پسند صاحب کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے تھے۔ کہ اِن کے لڑکے نے ابا جان کو اس ہیئت میں دیکھ کر پوچھا کہ ابا جان! یہ کیا؟ کہ آپ کھڑے کھڑے پیشاب کر رہے ہیں؟ وہ بولے بیٹا۔ یہ ترقی کی علامت ہے۔ اور بیٹھ کر پیشاب کرنا پرانی اور ملاؤں کی روایت ہے۔ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور مُلّا ابھی تک رجعت پسندی ہی میں ہے۔ بیٹا! تم بھی ترقی پسند بنو۔ اور مجھے خوشی ہوگی، جب کہ تم مجھ سے بھی بڑھ چڑھ کر ترقی پاؤ گے۔ بیٹا بولا۔ ایسا ہی ہوگا ابا جان!

کچھ دنوں کے بعد وہ صاحب گھر آئے۔ تو دیکھا کہ اِن کے لڑکے نے بانس کی ایک سیڑھی دیوار کے ساتھ لگا رکھی ہے۔ اور اس کے سب سے اوپر کے ڈنڈے پر چڑھ کر وہ پیشاب کر رہا ہے۔

باپ نے بیٹے کی یہ ہیئت دیکھی، تو کہا بیٹا! یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ بولا۔ ابا جان! آپ سے بھی بڑھ کر اور سیڑھی پر چڑھ کر ترقی پا رہا ہوں۔ آپ تو صرف زمین ہی پر کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے تھے نا، اور میں آپ سے ترقی میں اِسی صورت میں بڑھ سکتا تھا جب کہ سیڑھی پر چڑھ کر پیشاب کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ میں سیڑھی پر چڑھ کر پیشاب کر رہا ہوں۔

فائدہ:

یہ ہے نئی تہذیب کا کرشمہ مسلمانوں جدت پسندو! خدا تعالیٰ کا خوف کیجئے۔ اور حضور ﷺ کی عادات مبارکہ کو مدنظر رکھئے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی طبی خرابیاں:

اِس کی طبی خرابیوں کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف ''نبوی شفاخانہ'' میں عرض کی ہیں۔ اِس کے متعلق اطباء

اورڈاکٹروں نے ایسے موذی امراض ذکر کیے ہیں کہ جن کے علاج پر ہزاروں کوششوں کے باوجود بمشکل اُن سے نجات پایا جاسکتا ہے اِس کے باوجود اگر کوئی خود کو ہلاکتوں کے گڑھے میں ڈالنا چاہتا ہے تو اُس کا کیا علاج ؟؟؟

وما علینا الا البلاغ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم و بارک وسلم وعلی آلہ اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۰ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ